101
سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثاً في احكام العدوى

قال رسول الله ﷺ نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

اربعین وبائی امراض

احتیاط دعا اور دوا



تالیف: ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:
نَضَّرَ اللهُ اِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

101
سلسلة أربعينات الحديث النبوي

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا
فی الوباء والمرض وعلاجها

اربعین
وبائی امراض،
احتیاط دعا اور دوا

تالیف:
ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: اربعین وبائی امراض، احتیاط دعا اور دوا

تألیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@gmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

حصہ سوم : دوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

الحمد للّٰہ والصلٰوۃ والسلام علٰی رسول اللّٰہ وبعد!

کورونا وائرس جس کی لپیٹ میں تقریباً تمام ممالک آ چکے ہیں، یہ ایک آزمائش بھی ہے اور عذاب کی صورت بھی ہوسکتی ہے، اس میں سب سے پہلے اپنے اعمال کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے، نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے:

((لَمْ تَظْهَرْ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا إِلَّا فَشَا فِيهِمْ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمْ الَّذِينَ مَضَوْا .)) (سنن ابن ماجه، رقم: 4019)

''یعنی اگر کسی قوم میں فحاشی ظاہر ہو اور علی الاعلان ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس قوم میں طاعون کا مرض اتار دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس قوم کے جسموں میں ایسی دردیں اور تکالیف پیدا کردیتا ہے جو ان کے آباء واجداد کے اجسام میں نہیں ہوتی تھیں۔''

ان حالات میں اجتماعی طور پر رجوع الی اللہ کی ضرورت ہے، توبہ وانابت کا راستہ اختیار کرنا چاہیے، اس کے ساتھ ساتھ صدقِ توکل اختیار کرنا چاہیے۔ فرمان الٰہی ہے کہ:

﴿وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ﴾ (الطلاق: 3)

''جو اللہ پر توکل کرے گا اس کے لیے تعالیٰ کافی ہے۔''

صدق توکل یہ ہے کہ جو اسباب اللہ تعالیٰ نے احتیاط، بچاؤ اور پرہیز کے لیے عطا فرمائے ہیں انہیں اختیار کیا جائے، ان اسباب کے اندر جو تاثیر کا پہلو ہو اس بارے میں عقیدہ یہ ہو کہ من جانب اللہ ہے، لہٰذا ان اسباب کو اختیار کرکے وبا سے بچا جاسکتا ہے۔ اس حوالے سے جو اسباب ڈاکٹرز بتاتے ہیں، جیسے کثرت سے ہاتھ دھونا، رش والی جگہوں سے پرہیز کرنا،

گرم چیزوں کا استعمال اور ٹھنڈی چیزوں سے پرہیز کرنا اور ماسک وغیرہ کا استعمال تو یہ اسباب اپنائے جاسکتے ہیں۔ یہ اسباب وقائیہ بالکل شریعت کی روح کے مطابق ہیں، اور طب نبوی سے بھی وقائی اسباب ملتے ہیں نیز دعاؤں اور اذکار کا معمول بنائیں، جیسے آیت الکرسی، معوذتین و دیگر دعائیں اور صبح و شام کے اذکار، اگر انسان ان اذکار کا معمول بنالے تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے قلعہ میں آجاتا ہے، اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ توبہ اور انابت کا راستہ اختیار کیا جائے، نیز گورنمنٹ کی طرف سے جو پابندیاں لگائی جائیں ان کا لحاظ رکھا جائے کیونکہ ایسے احوال میں گورنمنٹ زیادہ بہتر جانتی ہے، اس لیے ان کے احکامات کو قبول کرلینا چاہیے۔ کچھ لوگ ان پابندیوں میں حرج محسوس کرتے ہیں کہ مساجد وغیرہ سے کیوں روکا جارہا ہے تو یہ حرج شریعت کی رو سے مناسب نہیں ہے، شریعت نے ایسے مواقع پر رخصت دی ہے، ایسے احوال میں بوقتِ ضرورت اگر انسان گھر میں بیٹھے اور گھر میں نماز پڑھے تو ایسا کیا جاسکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں اس حوالے سے ایک سادہ سی مثال دیکھیں کہ بارش کے موقع پر شریعت اسلامیہ میں گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت ہے جبکہ بارش اس قسم کی وبا کے مقابلے میں اتنی خطرناک نہیں ہوتی، اس قسم کے وائرس بارش سے بڑھ کر خطرناک ہوتے ہیں یا خطرناک ہونے کا امکان ہوتا ہے تو جب بارش کے موقع پر دین اسلام کی طرف سے دی گئی رخصت کو قبول کرلیا جاتا ہے اور قبول کرلینا چاہیے تو اس قسم کی وبا کے موقع پر بھی اسے قبول کرلینا چاہیے، مزید یہ کہ گھر میں رہنے کو بھی فضول نہ سمجھا جائے بلکہ گھر میں رہ کر گھر والوں کی دینی لحاظ سے نگرانی کا حق نبھایا جائے اور ان کی اصلاح پر توجہ دی جائے اور اپنے اعمال کی بھی اصلاح کریں، سلف صالحین کا طرزِ عمل یہی تھا کہ جب بھی انہیں کوئی تکلیف پہنچتی، کسی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا تو وہ اپنی غلطی تلاش کرتے، امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک دفعہ بچھو نے ڈس لیا تو میں سوچنے لگا کہ مجھ سے کون سی کوتاہی ہوگئی؟

امام حسن بصری رحمہ اللہ بصرہ کے محدثین اور فقہاء میں سے تھے، انہیں عمر کے آخری حصہ

میں تکلیف کا سامنا کرنا پڑا تو سوچنے بیٹھ گئے کہ مجھ سے کون سی غلطی ہوگئی بالآخر سوچنے پر یاد آیا کہ چالیس سال پہلے میں نے اپنے بھائی کو مفلس کہہ دیا تھا ممکن ہے کہ یہ اسی کے سبب سے ہو۔ لہٰذا ہمیں اپنے اعمال کی فکر کرنی چاہیے اس میں اول ذمہ داری حکومت کی ہونی چاہیے، لیکن اس موقع پر ہمارے صدر صاحب نے عوام سے چند منٹ کا خطاب کیا وہ کسی ڈاکٹر کا خطاب تو لگتا ہے لیکن امت مسلمہ کے حاکم یا راعی جس کے دل میں مسلمانوں کے حوالے سے اللہ کا ڈر ہو، اس کا خطاب نہیں لگتا، ان کے لیے اس موقع پر ڈاکٹرز اور طبی ماہرین کی طرح احتیاط پر وجہ دلانے سے کہیں زیادہ اہم یہ تھا کہ وہ توبہ کا، رجوع الی اللہ کا درس دیتے۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے تاریخ اسلام میں سن 478 کے احوال میں حجاز، عراق اور شام کی سرزمین پر طاعون کے حملہ کا تذکرہ کیا، نیز یہ بھی تذکرہ کیا کہ جب طاعون پھیل چکا تو اس وقت کے حاکم المقتدی بامر اللہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور توبہ کا درس دیا اور مختلف علاقوں سے آلات موسیقی کو جمع کر کے انہیں توڑوا دیا۔ جونہی ان کو توڑا گیا تو یکلخت وہ ساری وبا ختم ہوگئی اور لوگوں کو سکھ کا سانس نصیب ہوا حالانکہ طاعون کی وبا جب حملہ آور ہوتی ہے تو وہ نہ انسانوں کو چھوڑتی ہے نہ جانوروں کو، بڑی خطرناک وبا ہوتی ہے، لیکن ہم جب توبہ کر لیں تو اللہ بڑا مسبّب الاسباب ہے، اس موقع پر وقت کے حاکم کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے کہ وہ لوگوں کو رجوع الی اللہ اور توبہ کی دعوت دے اور اس موقع پر ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توبہ و انابت کی توفیق عطا فرمائے اور اعمال کی اصلاح کی توفیق دے اور منہج تقویٰ پر قائم فرمادے اور ہم پر رحم فرمادے، ہم سب اس وقت جس وبا میں گھرے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ اس سے ہمیں محفوظ رکھے۔ آمین

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وكتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِيْنُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَمَّا بَعْدُ:

حصہ اوّل: احتیاطی تدابیر

بیمار شخص تندرست لوگوں میں جانے سے پرہیز کرے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (البقرة: 173)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ نے تو تم پر صرف مردار، خون خنزیر کا گوشت اور وہ چیز حرام کی ہے جس پر اللہ کے سوا کسی کا نام پکارا جائے، پھر جو شخص مجبور ہو جائے جبکہ وہ سرکشی کرنے والا اور حد سے گزرنے والا نہ ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بے شک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔''

حدیث 1

((عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ: سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ بَعْدُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُوْرِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ .)) [1]

''اور حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے، انہوں نے اس کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

[1] صحيح بخاری، رقم: 5771.

کو رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے یہ کہتے ہوئے سنا: کوئی شخص بیمار اونٹ کو صحت مند اونٹوں کے پاس نہ لے جائے۔''

مجذوم آدمی تندرست لوگوں سے دور رہے

حدیث 2

((وَعَنْ عَمْرِو، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ . فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ اِرْجِعْ فَقَدْ بَايَعْنَاكَ .))[1]

''اور حضرت عمرو رحمہ اللہ اپنے والد حضرت شرید ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: قبیلہ ثقیف کے وفد میں ایک مجذوم آدمی تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے پیغام بھیجا: واپس چلا جا، ہم نے تیری بیعت لے لی۔''

تندرست لوگ بھی کوڑھ کے مریض سے دور رہیں

حدیث 3

((وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ، وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ، وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ .))[2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھوت لگنا، بدشگونی لینا، الو کا منحوس ہونا اور صفر کا منحوس ہونا یہ سب لغو خیالات ہیں، البتہ کوڑھی آدمی سے اس طرح بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب السلام، رقم :3544.

[2] صحيح بخاری، رقم :5707.

پانی پیتے وقت برتن میں سانس نہ لیں

حدیث 4

((وَعَنْ أَبِی قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِی الْإِنَاءِ، وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا تَمَسَّحَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ.)) [1]

''اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پانی پیے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور جب استنجا کرے تو دائیں ہاتھ سے نہ کرے۔''

بڑے برتن کو منہ لگا کر پانی مت پئیں

حدیث 5

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ أَوِ السِّقَاءِ، وَأَنْ يَمْنَعَ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِی دَارِهِ.)) [2]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع کیا تھا، نیز اس سے بھی منع کیا کہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی لگانے سے روکے۔''

---

[1] صحيح بخاری، رقم: 5630.

[2] صحيح بخاری، رقم: 5627.

چھینک لیتے وقت منہ ڈھانپیں

حدیث 6

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ بِثَوْبِهِ، وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ.)) ❶

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو جب چھینک آتی تھی تو اپنے ہاتھ سے یا اپنے کپڑے سے منہ ڈھانپ لیتے اور اپنی آواز کو دھیمی کرتے۔''

جسم کو اچھے طریقے سے صاف رکھیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ﴾ (التوبة : 108)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

حدیث 7

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ، فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ.)) ❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اس وقت تک اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک اسے تین دفعہ دھو نہ لے کیونکہ اسے معلوم نہیں ہے کہ رات کے وقت اس کا ہاتھ کہاں (کہاں) رہا۔''

❶ سنن ترمذی، کتاب الادب، رقم: 2745۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔
❷ صحیح مسلم، کتاب الطهارة، رقم: 643.

حصہ دوم: دُعا

دعائیں تقدیر بدل دیتی ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴾

(النمل : 62)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(کیا یہ بت بہتر ہیں) یا وہ (اللہ) جو مجبور ولاچار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے، اور وہ اس کی تکلیف دور کر دیتا ہے، اور وہ تمھیں زمین میں جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ تم کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو۔''

حدیث 8

((وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ.)) [1]

''اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دعا کے سوا کوئی چیز تقدیر کو نہیں ٹالتی اور نیکی کے سوا کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کرتی۔''

اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴾ (القصص : 24)

[1] سنن ترمذی، رقم: 2139۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''چنانچہ اس نے ان دونوں کی خاطر پانی پلایا، پھر وہ (پیچھے) سائے کی طرف ہٹ آیا اور کہا: ﴿رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ﴾ اے میرے رب! بے شک تو میری طرف جو بھی خیر نازل کرے، میں اس کا محتاج ہوں۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۟﴾ (المؤمن: 60)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تمھارے رب نے فرمایا مجھے پکارو، میں تمھاری دعا قبول کروں گا۔ بے شک وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔''

حدیث 9

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يُغْنِيْ حَذَرٌ مِّنْ قَدَرٍ، وَالدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ، وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، وَاِنَّ الْبَلَاءَ لَيَنْزِلُ فَيَتَلَقَّاهُ الدُّعَاءُ فَيَعْتَلِجَانِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تقدیر سے ڈرتے رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور دعا تجھے فائدہ دے گی جو نازل ہو چکی اور جو ابھی نازل ہونے والی ہیں (سب کے متعلق دعا فائدہ دے گی) کیونکہ مصیبت دعا کے ساتھ مڈبھیڑ ہو جاتی ہے تو یہ دونوں قیامت تک ایک دوسرے کے ساتھ لڑتی رہتی ہیں۔''

---

[1] معجم الکبیر للطبرانی، رقم: 201.

حدیث 10

((وَعَنْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو اللّٰهَ بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهَا أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: إِذًا نُكْثِرُ، قَالَ: اللّٰهُ أَكْثَرُ.)) [1]

''اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین پر کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے جو گناہ اور قطع رحمی کی دعا کو چھوڑ کر کوئی بھی دعا کرتا ہو اور اللہ اسے وہ چیز نہ دیتا ہو یا اس کے بدلے اس کے برابر کی اس کی کوئی برائی (کوئی مصیبت) دور نہ کر دیتا ہو۔ اس پر ایک شخص نے کہا: تب تو ہم خوب (بہت) دعائیں مانگا کریں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اس سے بھی زیادہ دینے والا ہے۔''

شفا کی دعا کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ: ﴿وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴾ (الشعراء: 80)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔''

حدیث 11

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِهِ يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى وَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، أَذْهِبِ الْبَاسَ اشْفِهِ، وَأَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا

[1] سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3573۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

يُغَادِرُ سَقَمًا .)) ❶

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض اہل خانہ کو یہ دعا پڑھ کر دم کرتے اور اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، أَذْهِبِ الْبَاسَ اشْفِهِ، وَأَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا'' اے اللہ! لوگوں کے رب! تکلیف دور کر دے۔ اسے شفاء عطا فرما اور تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں۔ تو ایسی شفا دے کسی قسم کی بیماری باقی نہ رہے۔''

صبح وشام مصائب سے پناہ مانگنے کی دعا

حدیث 12

((وَعَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ، وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ: مَا تَنْظُرُ؟ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ، وَلَكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ .)) ❷

''اور ابان بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے سنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

---

❶ صحيح بخاري، رقم :5743 .

❷ سنن ترمذي، كتاب الدعوات، رقم : 3388، مستدرك حاكم : 514/1۔ امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے اور امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا کوئی شخص نہیں ہے جو ہر روز صبح و شام کو "بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْأَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیعُ الْعَلِیمُ" تین بار پڑھے تو اسے کوئی چیز نقصان پہنچا دے۔ ابان کو ایک جانب فالج کا اثر تھا، (حدیث سن کر) حدیث سننے والا شخص ان کی طرف دیکھنے لگا، ابان نے ان سے کہا: میاں کیا دیکھ رہے ہو؟ حدیث بالکل ویسی ہی ہے جیسی میں نے تم سے بیان کی ہے، لیکن بات یہ ہے کہ جس دن مجھ پر فالج کا اثر ہوا اس دن میں نے یہ دعا نہیں پڑھی تھی اور نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے مجھ پر اپنی تقدیر کا فیصلہ جاری کر دیا۔"

سخت مصیبت سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللّٰهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿١٥﴾ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ ۖ وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ ﴿١٦﴾﴾ (حٰم السجدة : 15، 16)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "پھر جو عاد تھے وہ زمین میں کسی حق کے بغیر بڑے بن بیٹھے اور انھوں نے کہا ہم سے قوت میں کون زیادہ سخت ہے؟ اور کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ وہ اللہ جس نے انھیں پیدا کیا، قوت میں ان سے کہیں زیادہ سخت ہے اور وہ ہماری آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔ تو ہم نے ان پر ایک سخت تند ہوا چند منحوس دنوں میں بھیجی، تاکہ ہم انھیں دنیا کی زندگی میں ذلت کا عذاب چکھائیں اور یقیناً آخرت کا عذاب زیادہ رسوا کرنے والا ہے اور ان کی مدد نہیں

کی جائے گی۔''

حدیث 13

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مصیبت کی شدت بدبختی ہے، برے خاتمے اور دشمن کی خوشی سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔''

فائدہ :......یعنی یہ دعا پڑھا کریں: ''أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ''

ہر ضرر رساں نظر کے شر سے پناہ مانگو

حدیث 14

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، وَيَقُولُ: إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ، أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ.)) [2]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ کلمات ذیل سے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو دم کرتے اور ارشاد فرماتے تھے:

---

[1] صحيح بخاری، رقم: 6616.

[2] صحيح بخاری، رقم: 3371.

تمہارے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی انہی کلمات سے حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کو دم کرتے تھے: ''أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ'' میں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعے سے ہر شیطان، زہریلے جانور اور ہر ضرر رساں نظر کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔''

ہر قسم کی بری بیماری سے پناہ مانگو

حدیث 15

((وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّیءِ الْاَسْقَامِ.)) 1

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّیءِ الْاَسْقَامِ'' اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برص (پھلبہری) سے، پاگل پن سے، کوڑھ سے اور بری بیماریوں سے۔''

ہر قسم کی برائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ يَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَ تَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَ اَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ۝﴾

(النحل: 62)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ اللہ کے لیے وہ چیز ٹھہراتے ہیں جس سے خود

1 مسند احمد: 192/3، سنن النسائی: 270/8، رقم: 1554، المشکاۃ، رقم: 2470۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

کراہت کرتے ہیں، اور ان کی زبانیں جھوٹ کہتی ہیں کہ بے شک ان کے لیے بھلائی ہے۔ بلاشبہ یقیناً ان کے لیے آگ ہے اور بے شک وہ (اس میں) سب سے آگے بھیجے جائیں گے۔''

حدیث 16

((وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ السُّلَمِيَّةِ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ.)) [1]

''اور حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی منزل میں اترے پھر کہے: ''اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ'' ''میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے کلموں کی برائی سے اس کے جو اللہ نے پیدا کیا'' تو اس کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے گی یہاں تک کہ وہ اس منزل سے کوچ کر لے۔''

سورہ البقرۃ کی آخری دو آیات ہر معاملہ میں کافی ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ٭ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝۲۸۵ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر، رقم: 2708/54.

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ أَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾ (البقرة : 285، 286)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''رسول (ﷺ) اس (ہدایت) پر ایمان لائے ہیں جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کی گئی ہے اور سارے مومن بھی، سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ (وہ کہتے ہیں:) ہم اس کے رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے اور وہ کہتے ہیں: ہم نے (حکم) سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اللہ کسی کو اس کی برداشت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا، کسی شخص نے جو نیکی کمائی اس کا پھل اسی کے لیے ہے اور جو اس نے برائی کی اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔ اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہماری گرفت نہ کر۔ اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب! جس بوجھ کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں وہ ہم سے نہ اٹھوا اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے، پس تو کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔''

حدیث 17

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَا جِبْرِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، سَمِعَ نَقِيضًا مِّنْ فَوْقِهٖ، فَرَفَعَ رَأْسَهٗ، فَقَالَ: هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَآءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ: هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ، لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَسَلَّمَ وَقَالَ: أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ، فَاتِحَةُ الْكِتَابِ

وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَه .))[1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک انہوں نے اوپر سے ایسی آواز سنی، جیسی دروازہ کھلنے کی ہوتی ہے تو انہوں نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور کہا: آسمان کا یہ دروازہ آج ہی کھولا گیا ہے، آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ اس سے ایک فرشتہ اترا تو انہوں نے کہا: یہ ایک فرشتہ زمین پر اترا ہے، یہ آج سے پہلے کبھی نہیں اترا، اس فرشتے نے سلام کیا اور (آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہا: آپ کو دو نور ملنے کی خوش خبری ہو جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے: (ایک) فاتحۃ الکتاب (سورۃ الفاتحہ) اور (دوسری) سورۂ بقرہ کی آخری آیات۔ آپ ان دونوں میں سے کوئی جملہ بھی نہیں پڑھیں گے مگر وہ آپ کو عطا کر دیا جائے گا۔''

سورۂ فاتحہ سے روحانی اور جسمانی بیماریوں کا علاج

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝ ﴾ (الفاتحة)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔ بدلے کے دن کا مالک ہے۔ ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا، جن پر نہ غصہ کیا گیا اور نہ وہ گمراہ ہیں۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب فضائل القرآن وما يتعلق به، رقم: 1877.

حدیث 18

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مَرُّوا بِمَاءٍ فِيهِمْ لَدِيغٌ أَوْ سَلِيمٌ، فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَاءِ، فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ؟ إِنَّ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَدِيغًا أَوْ سَلِيمًا فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَاءٍ، فَبَرَأَ فَجَاءَ بِالشَّاءِ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَكَرِهُوا ذَلِكَ وَقَالُوا: أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ أَجْرًا حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ أَجْرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ.)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کا ایک تالاب پر گزر ہوا تو وہاں ایک آدمی کو سانپ نے یا کسی زہریلی چیز نے ڈسا ہوا تھا تو ان تالاب والوں میں سے ایک آدمی نے ان سے آکر کہا: کیا تم میں سے کوئی دَم کرنے والا ہے؟ کیونکہ تالاب کے پاس آبادی میں ایک سانپ یا زہریلی چیز کا ڈسا ہوا آدمی ہے؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی نے جا کر بکریاں لینے کی شرط پر سورۂ فاتحہ کا دَم کیا۔ پس وہ آدمی شفایاب ہوگیا۔ پس وہ اپنے ساتھیوں کے پاس بکریاں لے آیا تو انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا اور کہا کہ تو نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر اجرت لی ہے؟ حتیٰ کہ وہ مدینہ منورہ پہنچے تو انہوں نے کہا، اے اللہ کے رسول! اس نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے تو اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ تم اللہ کی کتاب پر اجرت لینے کے حق دار ہو۔''

[1] صحيح بخاری، كتاب الطب، رقم: 5737.

ہر شر سے محفوظ رہنے اور بچنے کے لیے مسنون عمل

حدیث 19

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ ، وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي لَنَا قَالَ فَأَدْرَكْتُهُ قَالَ: قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ، ثُمَّ قَالَ: قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ، قَالَ: قُلْ فَقُلْتُ: مَا أَقُولُ؟ قَالَ: قُلْ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ ، وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم ایک بارش والی سخت تاریک رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے نکلے تاکہ آپ ہمیں صلاۃ پڑھا دیں، چنانچہ میں آپ کو پا گیا، آپ نے کہا: کہو، (پڑھو) تو میں نے کچھ نہ کہا: کہو آپ نے پھر کہا مگر میں نے کچھ نہ کہا، (کیونکہ معلوم نہیں تھا کیا کہوں؟) آپ نے پھر ارشاد فرمایا: کہو: میں نے کہا: کیا کہوں؟ آپ نے کہا: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور معوذتین ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ صبح و شام تین مرتبہ پڑھ لیا کرو، یہ (سورتیں) تمہیں ہر شر سے بچائیں گی اور محفوظ رکھیں گی۔''

فائدہ:...... قارئین کے فائدہ کے لیے ذیل میں تینوں سورتیں ذکر کی جارہی ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ② لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۙ ③ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠ ④﴾ (الاخلاص)

[1] سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3575- محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

’’کہہ دیجیے وہ اللہ ایک ہے۔اللہ ہی بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔اور نہ کبھی کوئی ایک اس کے برابر کا ہے۔‘‘

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِۙ ۝١ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَۙ ۝٢ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَۙ ۝٣ وَمِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِۙ ۝٤ وَمِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝٥﴾ (الفلق)

’’آپ کہہ دیجیے میں مخلوق کے رب کی پناہ پکڑتا ہوں۔اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔ اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔‘‘

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

﴿قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِۙ ۝١ مَلِكِ النَّاسِۙ ۝٢ اِلٰهِ النَّاسِۙ ۝٣ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۙ الۡخَنَّاسِ ۝٤ الَّذِىۡ يُوَسۡوِسُ فِىۡ صُدُوۡرِ النَّاسِۙ ۝٥ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝٦﴾

(الناس)

’’آپ کہہ دیجیے میں پناہ پکڑتا ہوں لوگوں کے رب کی۔لوگوں کے بادشاہ کی۔لوگوں کے معبود کی۔ وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے، جو ہٹ ہٹ کر آنے والا ہے۔ وہ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔جنوں اور انسانوں میں سے۔‘‘

سیدنا یونس علیہ السلام کی پریشانی کے وقت کی دعا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ ذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ ۖ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ

الظّٰلِمِيْنَ ۚ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾

(الانبياء : 87، 88)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (یاد کریں) مچھلی والے (یونس) کو، جب وہ (اپنی قوم سے) ناراض ہو کر چلا گیا تھا اور اس نے سمجھا تھا کہ ہم اس پر ہرگز تنگی نہیں کریں گے، پھر اس نے (ہمیں) اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بلاشبہ میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔ چنانچہ ہم نے اس کی دعا قبول کی، اور ہم نے اسے غم سے نجات دی، اور ہم اسی طرح مومنوں کو نجات دیتے ہیں۔''

حدیث 20

((وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ.)) [1]

''اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذوالنون (یونس علیہ السلام) کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے دوران میں کی تھی وہ یہ تھی: ﴿ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ کیوں کہ یہ ایسی دعا ہے کہ جب بھی کوئی مسلمان شخص اسے پڑھ کر دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔''

[1] سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3505۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ایمان ویقین کے بعد عافیت بہت بڑی نعمت ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝۲۰۱ ﴾ (البقرة : 201)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔''

حدیث 21

((وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِیهِ، قَالَ: قَامَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّیقُ عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ بَكَى فَقَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْأَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ بَكَى فَقَالَ: اسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ، فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ یُعْطَ بَعْدَ الْیَقِینِ خَیْرًا مِنَ الْعَافِیَةِ.))[1]

''اور حضرت رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور روئے پھر کہا: رسول اللہ ﷺ ہجرت کے پہلے سال منبر پر چڑھے، روئے پھر کہا: اللہ سے (گناہوں سے) عفو و درگزر اور مصیبتوں اور گمراہیوں سے عافیت طلب کرو کیونکہ ایمان ویقین کے بعد کسی بندے کو عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔''

اللہ عزوجل سے ہمیشہ عافیت کا سوال کرنا

حدیث 22

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ یَقُولُ: لَمْ یَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَدَعُ هَؤُلَاءِ

[1] سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3558۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ . اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي . اَللّٰهُمَّ! اسْتُرْ عَوْرَتِي وَقَالَ عُثْمَانُ: عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي اَللّٰهُمَّ! احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي .))[1]

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کو اور صبح کے وقت یہ دعائیں نہ چھوڑا کرتے تھے (ہمیشہ پڑھا کرتے تھے:)''اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي. اَللّٰهُمَّ! اسْتُرْ عَوْرَتِي ......'' عثمان (بن ابی شیبہ) کے الفاظ ہیں:''عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي اَللّٰهُمَّ! احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي'' اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں ہر طرح کے آرام اور راحت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور عافیت کا طلب گار ہوں اپنے دین و دنیا میں اور اپنے اہل و مال میں۔ اے اللہ! میرے عیب چھپا دے۔ مجھے میرے اندیشوں اور خطرات سے امن عنایت فرما۔ یا اللہ! میرے آگے، میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں اور میرے اوپر میری حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کے ذریعے سے اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نیچے کی طرف سے ہلاک کر دیا جاؤں۔''

---

[1] سنن النسائی، کتاب الاستعاذۃ، رقم: 5531۔ محدث البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

احکام شریعت کی حفاظت کریں اللہ آپ کا محافظ ہوگا

حدیث 23

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ ، احْفَظْ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ ، احْفَظْ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلْ اللّٰهَ ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوْ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ ، وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتْ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتْ الصُّحُفُ .))[1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سواری پر پیچھے تھا، آپ نے فرمایا: اے لڑکے! بے شک میں تمہیں چند اہم باتیں بتلا رہا ہوں: تم اللہ کے احکام کی حفاظت کرو، وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، تو اللہ کے حقوق کا خیال رکھو اسے تم اپنے سامنے پاؤ گے، جب تم کوئی چیز مانگو تو صرف اللہ سے مانگو، جب تم مدد چاہو تو صرف اللہ سے مدد طلب کرو اور یہ بات جان لو کہ اگر ساری امت بھی جمع ہو کر تمہیں کچھ نفع پہنچانا چاہے تو وہ تمہیں اس سے زیادہ کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے اور اگر وہ تمہیں کچھ نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے تو اس سے زیادہ

[1] سنن الترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم: 2516۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیے گئے اور (تقدیر کے) صحیفے خشک ہو گئے ہیں۔''

قیام اللیل بیماری کو دور کرنے کا ذریعہ

حدیث 24

((وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ، فَإِنَّهُ دَابُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ، وَإِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ، وَتَكْفِيْرٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ.))[1]

''اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیام اللیل کو تھامے رکھو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور یقیناً قیام اللیل اللہ کا قرب حاصل کرنے، گناہوں سے محفوظ رہنے، خطاؤں کے مٹانے اور بیماری کو جسم سے دور کرنے کا ذریعہ ہے۔''

درود شریف وبا کے خاتمے کا سبب

حدیث 25

((وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ، اذْكُرُوا اللّٰهَ، جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ

[1] سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3549۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ . قَالَ أُبَيٌّ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: مَا شِئْتَ، قَالَ: قُلْتُ الرُّبُعَ، قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ: النِّصْفَ، قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قَالَ: قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ، قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا، قَالَ: إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ .))[1]

''اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب دو تہائی رات گزر جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے اور فرماتے: لوگو! اللہ کو یاد کرو، اللہ کو یاد کرو، اللہ کو یاد کرو، کھڑکھڑانے والی آ گئی ہے اور اس کے ساتھ ایک دوسری آ لگی ہے، موت اپنی فوج لے کر آ گئی ہے، موت اپنی فوج لے کر آ گئی ہے۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں آپ پر بہت صلاۃ (درود) پڑھا کرتا ہوں سو اپنے وظیفے میں آپ پر درود پڑھنے کے لیے کتنا وقت مقرر کرلوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو۔ میں نے عرض کی چوتھائی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کرلو تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ میں نے عرض کی دو تہائی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کرلو تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: وظیفے میں پوری رات آپ پر درود پڑھا کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اب یہ درود تمہارے سب غموں کے لیے کافی ہوگا اور اس سے تمہارے گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

---

[1] سنن ترمذی، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم: 2457، سلسلة الصحيحة، رقم: 954۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن صحیح'' اور محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

فائدہ:......حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"من أعظم الأشياء الدافعة لطاعون وغيره من البلايا العظام كثرة الصلاة على النبى ﷺ" "طاعون اور دیگر بڑی مصیبتوں کے خاتمے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے: نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود وسلام بھیجنا۔" (بذل الماعون، ص: 333)

حصہ سوم: دوا

بیماری میں دوا کا استعمال

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴾ (التوبة: 14)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور مومنوں کے سینوں کو شفا (ٹھنڈک) بخشے گا۔"

حدیث 26

((وَعَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً .)) [1]

"اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا بھی نازل نہ کی ہو۔"

بیماری میں دَم کروانا

حدیث 27

((وَعَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ إِذَا اشْتَكٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَقَاهُ جِبْرِيلُ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيكَ، وَمِنْ كُلِّ

[1] صحيح بخارى، رقم: 5678.

دَآءٍ يَشْفِيكَ ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِى عَيْنٍ .))❶

''اور نبی ﷺ کی اہلیہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جب نبی ﷺ بیمار ہوتے تو جبریل علیہ السلام آپ کو دم کرتے، وہ کہتے: ''بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيكَ وَمِنْ كُلِّ دَآءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِى عَيْنٍ'' ''اللہ کے نام سے، وہ آپ کو بچائے اور ہر بیماری سے شفا دے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے اور نظر لگانے والی ہر آنکھ کے شر سے (آپ کو محفوظ رکھے۔)''

زیتون سے بیماری کا علاج کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَ الزَّيْتُوْنَ وَ النَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۝﴾ (النحل : 11)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ اسی (پانی) سے تمھارے لیے کھیتی اگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل۔ بے شک اس میں غور وفکر کرنے والے لوگوں کے لیے بہت بڑی نشانی ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ۝﴾ (التین : 1)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''قسم ہے انجیر کی! اور زیتون کی!''

حدیث 28

((وَعَنْ أَبِى أَسِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُوْا مِنَ الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ .))❷

❶ صحیح مسلم، کتاب السلام، رقم: 5699.

❷ سنن ترمذی، ابواب الاطعمة، رقم: 1852، مسند احمد: 497/3۔ محدث البانی نے اسے حسن کہا ہے۔

’’اور حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو کیونکہ یہ بابرکت درخت (کا پھل) ہے۔‘‘

کلونجی سے بیماری کا علاج کرنا

حدیث 29

((وَعَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ أَبْجَرَ فَمَرِضَ فِي الطَّرِيقِ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَعَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ فَقَالَ لَنَا: عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحُبَيْبَةِ السَّوْدَاءِ، فَخُذُوا مِنْهَا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَاسْحَقُوهَا، ثُمَّ اقْطُرُوهَا فِي أَنْفِهِ بِقَطَرَاتِ زَيْتٍ فِي هَذَا الْجَانِبِ، وَفِي هَذَا الْجَانِبِ فَإِنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْنِي أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا مِنَ السَّامِ، قُلْتُ: وَمَا السَّامُ؟ قَالَ الْمَوْتُ.)) [1]

’’اور حضرت خالد بن سعد سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ہم ایک سفر میں نکلے۔ ہمارے ساتھ حضرت غالب بن ابجر رضی اللہ عنہ بھی تھے، وہ راستے میں بیمار ہوگئے۔ ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو اس وقت بھی وہ بیمار ہی تھے۔ حضرت ابن ابی عتیق ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو انہوں نے کہا: انہیں کلونجی استعمال کراؤ۔ اس کے پانچ یا سات دانے پیس کر اور پھر زیتون کے تیل میں ملا کر چند قطرے

[1] صحیح بخاری، رقم: 5687.

ناک کی اس جانب اور چند قطرے ناک کی دوسری جانب ٹپکاؤ۔ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی تھیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ کلونجی میں سام کے علاوہ ہر مرض کی شفا ہے۔ میں نے پوچھا: سام کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: موت۔''

شہد سے بیماری کا علاج کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ ثُمَّ كُلِیْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۶۹ ﴾ (النحل : 69)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر ہر قسم کے پھلوں (اور پھولوں) سے کھا (رس چوس)، پھر اپنے رب کی آسان کی ہوئی راہوں پر چل۔ ان کے پیٹوں سے مختلف رنگوں کا مشروب (شہد) نکلتا ہے، اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے، بے شک اس میں بھی غور وفکر کرنے والوں کے لیے بہت نشانی ہے۔''

حدیث 30

((وَعَنْ أَبِی سَعِيدٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: أَخِی يَشْتَكِی بَطْنُهُ، فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ أَتَى الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: فَعَلْتُ، فَقَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ، اسْقِهِ عَسَلًا، فَسَقَاهُ فَبَرَأَ.)) [1]

---

[1] صحیح بخاری، رقم: 5684.

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میرے بھائی کا پیٹ خراب ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ پھر وہ دوبارہ آیا، آپ نے ارشاد فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ پھر وہ تیسری مرتبہ آیا تو پھر آپ نے اسے شہد پلانے کا حکم دیا۔ وہ پھر آیا اور کہا کہ میں نے تو اسے شہد پلایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے، البتہ تیرے بھائی کا پیٹ خطا کار ہے، اسے پھر شہد پلاؤ۔ چنانچہ اس نے شہد پلایا تو وہ تندرست ہوگیا۔''

عجوہ کھجور سے بیماری کا علاج

حدیث 31

((وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنِ اصْطَبَحَ كُلَّ يَوْمٍ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرُّهُ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ، وَقَالَ غَيْرُهُ: سَبْعَ تَمَرَاتٍ.))[1]

''اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت عجوہ کھجوریں استعمال کرے اس کو رات تک زہر اور جادو سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ علی بن مدینی کے علاوہ دوسرے راوی نے بایں الفاظ بیان کیا ہے کہ جو شخص سات کھجوریں کھالے۔''

عود ہندی سے بیماری کا علاج

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم: 5768.

الرّٰحِمِیْنَ ﴿۸۳﴾ (الانبیاء: 83)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (یاد کریں) ایوب کو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ: ''رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ'' (اے رب!) بے شک مجھے تکلیف پہنچی ہے، اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''

حدیث 32

((وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ: يُسْتَعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ.)) [1]

''اور حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ نے ارشاد فرمایا: عود ہندی استعمال کیا کرو، بلاشبہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے، حلق کے درد میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے اور سینہ کے درد کے لیے اسے چبایا جاتا ہے۔''

گناہوں کی وجہ سے اُمت پر جذام اور افلاس مسلط ہوگا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾﴾ (الاحقاف: 24، 25)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تو جب انھوں نے اسے ایک بادل کی صورت میں اپنی وادیوں کا رخ کیے ہوئے دیکھا تو انھوں نے کہا یہ بادل ہے جو ہم پر مینہ

[1] صحیح بخاری، رقم: 5692.

برسانے والا ہے۔ بلکہ یہ وہ (عذاب) ہے جو تم نے جلدی مانگا تھا، آندھی ہے، جس میں دردناک عذاب ہے۔ جو ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے برباد کر دے گی، پس وہ اس طرح ہو گئے کہ ان کے رہنے کی جگہوں کے سوا کوئی چیز دکھائی نہ دیتی تھی، اسی طرح ہم مجرم لوگوں کو بدلہ دیتے ہیں۔''

حدیث 33

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللّٰهُ بِالْجُذَامِ وَالْإِفْلَاسِ .))[1]

''اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مسلمانوں پر غلہ روک دے (ذخیرہ اندوزی کرے) تو اللہ اس پر جذام کا مرض اور افلاس مسلط کر دیتا ہے۔''

ظلم وستم بھی وباؤں کا سبب

حدیث 34

((وَعَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾ (هود: 102).))[2]

---

[1] سنن ابن ماجه، رقم: 2155، مشكوٰة المصابيح، رقم: 2895۔ حافظ ابن حجر نے اس کو حسن کہا ہے۔(فتح الباری: 348/4)

[2] صحيح بخاری، رقم: 4686.

''اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا رہتا ہے لیکن جب وہ اس کی گرفت کرتا ہے تو ظالم بھاگ نہیں سکتا۔ اور پھر آپ ﷺ نے قرآن مجید کی آیت کی تلاوت کی: (ترجمہ) اور (اے نبی!) آپ کے رب کی پکڑ ایسی ہی ہے جب وہ بستیوں کو پکڑتا ہے جبکہ وہ ظالم ہوتی ہیں۔ بے شک اس کی پکڑ نہایت دردناک (اور) شدید ہے۔''

طاعون کے مرض میں احتیاط اور صبر کرنے کا اجر

حدیث 35

((وَعَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْنَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ: كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ.))[1]

''اور نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق سوال کیا تو اللہ کے نبی کریم ﷺ نے انہیں بتایا: طاعون (اللہ کا) عذاب تھا، وہ اسے جس پر چاہتا بھیج دیتا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو اہل ایمان کے لیے باعث رحمت بنا دیا۔ اب کوئی بھی اللہ کا بندہ اگر صبر کے ساتھ اس شہر میں ٹھہرا رہے جہاں طاعون پھوٹ پڑا ہو اور یقین رکھتا ہو کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ دیا ہے، وہ اس کو ضرور

[1] صحیح بخاری، رقم: 5734.

پہنچ کر رہے گا تو اس کو شہید کا ثواب ملے گا۔"

نیک اعمال مصیبت سے بچنے کا ذریعہ

حدیث 36

((وَعَنْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى أَوَوُا الْمَبِيتَ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ، فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ، فَقَالُوا: إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمُ: اَللّٰهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا، فَنَأَى بِي فِي طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا، فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلَى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ، فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ فَأَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا، فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ فَجَائَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ، حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ: لَا أُحِلُّ لَكَ أَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ

عَـلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَـا نَـحْـنُ فِـيـهِ ، فَـانْـفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْـخُـرُوجَ مِـنْهَـا . قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَقَـالَ الثَّـالِـثُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَـهُ وَذَهَـبَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَجَائَنِي بَعْدَ حِيـنٍ فَـقَـالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِي ، فَقُلْتُ لَهُ: كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ . فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! لَا تَسْتَهْـزِئْ بِـي ، فَـقُـلْـتُ: إِنِّـي لَا أَسْتَهْزِءُ بِكَ ، فَأَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا ، اَللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَـافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ .)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم سے پہلے زمانے میں تین آدمی ایک ساتھ روانہ ہوئے تا آنکہ وہ رات گزارنے کے لیے ایک پہاڑ کی غار میں جاداخل ہوئے۔ جب سب غار میں چلے گئے تو ایک پتھر پہاڑ سے لڑھک کر آیا جس نے غار کا منہ بند کر دیا۔ اب ان تینوں نے کہا: ہمیں کوئی چیز اس پتھر سے نجات نہیں دلا سکتی مگر ایک ذریعہ ہے کہ اپنی اپنی نیکیوں کو بیان کر کے اللہ سے دعا کریں، چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے، میں ان سے پہلے کسی کو شام کا دودھ نہیں پلاتا تھا نہ اپنے بال بچوں

[1] صحيح بخاری، کتاب الاجارة، رقم :2272.

کو اور نہ ہی لونڈی غلاموں ہی کو۔ ایک دن کسی چیز کی تلاش میں مجھے اتنی دیر ہوگئی کہ جب میں ان کے پاس آیا تو وہ سو گئے تھے، چنانچہ میں نے شام کا دودھ دوہا اور اس کا برتن اپنے ہاتھ میں اٹھالیا اور مجھے یہ سخت ناگوار تھا کہ ان سے پہلے میں اپنے اہل وعیال یا لونڈی غلاموں کو دودھ پلاؤں، لہٰذا میں پیالہ ہاتھ میں لیے ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا۔ جب صبح ہوئی تو دونوں نے بیدار ہوکر اپنا شام کا دودھ پیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام صرف تیری رضا جوئی کے لیے کیا تھا تو ہم کو اس مصیبت سے نجات دے دے، چنانچہ وہ پتھر تھوڑا سا اپنی جگہ سے ہٹ گیا لیکن وہ اس غار سے نکل نہ سکتے تھے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
دوسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جو مجھے سب سے محبوب تھی۔ میں نے اس سے برے کام کی خواہش کی لیکن وہ راضی نہ ہوئی۔ ہوا یوں کہ ایک سال قحط پڑا تو وہ میرے پاس آئی۔ میں نے اس کو ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیے کہ وہ مجھے برا کام کرنے دے۔ وہ راضی ہوگئی لیکن جب مجھے اس پر قدرت حاصل ہوئی تو کہنے لگی: میں تجھے ناحق مہر توڑنے کی اجازت نہیں دیتی۔ (یہ سن کر) میں نے بھی اس بات کو گناہ خیال کیا اور اس سے الگ ہوگیا، حالانکہ وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی۔ اور میں نے جو سونا اسے دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا جوئی کے لیے کیا تھا تو جس مصیبت میں ہم مبتلا ہیں اس کو دور کردے، چنانچہ وہ پتھر تھوڑا سا اپنی جگہ سے اور سرک گیا مگر وہ اس غار سے نہیں نکل سکتے تھے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اب تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میں نے کچھ لوگوں کو مزدوری پر لگایا تھا اور انہیں ان کی مزدوری بھی دے دی تھی، لیکن ایک شخص اپنی مزدوری لیے بغیر چلا گیا۔ میں نے اس کی رقم کو کام میں لگایا جس سے بہت سا مال حاصل ہوا،

چنانچہ ایک مدت کے بعد وہ مزدور آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے بندے! مجھے میری مزدوری دے۔ میں نے اسے کہا: یہاں جتنے اونٹ، گائے، بکریاں اور غلام تو دیکھ رہا ہے یہ سب کے سب تیری مزدوری کے ہیں۔ اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا: (ایسی کوئی بات نہیں) میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کر رہا۔ تب اس نے تمام چیزیں اپنے قبضے میں لے لیں اور انہیں ہانک کر لے گیا اور اس میں سے کچھ بھی نہ چھوڑا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام محض تیری خوشنودی کے لیے کیا تھا تو یہ مصیبت ہم سے ٹال دے جس میں ہم مبتلا ہیں، چنانچہ وہ پتھر بالکل ہٹ گیا اور وہ اس غار سے باہر نکل کر چلے گئے۔''

اللہ عزوجل پر توکل کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴾ (التوبة: 129)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر بھی اگر وہ پھریں تو کہہ دیجیے: مجھے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔''

حدیث 37

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا يُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا)) [1]

''اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر

[1] سنن ترمذی، کتاب الزهد، رقم: 2344۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

تم لوگ اللہ پر توکل (بھروسہ) کرو جیسا کہ اس پر توکل (بھروسہ) کرنے کا حق ہے تو تمہیں اسی طرح رزق ملے گا جیسا کہ پرندوں کو ملتا ہے کہ صبح کو وہ بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو آسودہ واپس آتے ہیں۔"

حرام کمائی اور حرام کاموں سے اجتناب کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ ﴾

(النور : 19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "بے شک جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں بے حیائی پھیلے، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

حدیث 38

((وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَتَى ذَاكَ؟ قَالَ: إِذَا ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ .))[1]

"اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت میں خسف (زمین میں دھنسنا)، مسخ (شکلیں بگڑنا) اور قذف (پتھروں کی بارش) واقع ہوگی۔ ایک مسلمان نے عرض کی: اللہ کے رسول! ایسا

[1] سنن ترمذی، کتاب الفتن، رقم: 2212۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

کب ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جب ناچنے والیاں اور باجے عام ہوجائیں گے اور شراب خوب پی جائے گی۔''

عذاب سے بچنے کے لیے امر بالمعروف ونہی عن المنکر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴾ (آل عمران: 110)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی اصلاح) کے لیے پیدا کی گئی ہے، تم نیک کاموں کا حکم دیتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کے حق میں بہت بہتر ہوتا۔ ان میں بعض ایمان والے بھی ہیں مگر ان کے اکثر نافرمان ہیں۔''

حدیث 39

((وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَان، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنْ الْمُنْكَرِ، أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ، ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ.)) [1]

''اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم معروف (بھلائی) کا حکم دو اور منکر (برائی) سے روکو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب بھیج دے پھر تم اللہ سے دعا کرو اور تمہاری دعا قبول نہ کی جائے۔''

[1] سنن ترمذی، کتاب الفتن، رقم: 2169۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

بخار کے بدلے جہنم سے آزادی

حدیث 40

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِنْ وَعَكٍ كَانَ بِهِ، فَقَالَ: أَبْشِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: هِيَ نَارِيْ أُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِيْ الْمُذْنِبِ لِتَكُوْنَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ .)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی عیادت کی جس کو بخار تھا۔ آپ نے کہا خوش ہو جاؤ، بے شک اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ میری آگ ہے اس کو اپنے گنہگار بندے پر مسلط کرتا ہوں تا کہ وہ جہنم کی آگ کا بدل ہو جائے۔''

بڑی آزمائش کا بڑا ثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ۝ وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ لَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ۝ ﴾ (العنكبوت: 2، 3)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ صرف یہ کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور انھیں آزمایا نہیں جائے گا۔ اور البتہ تحقیق ہم نے ان لوگوں کو آزمایا ہے جو ان سے پہلے تھے، چنانچہ اللہ ان لوگوں کو ضرور ظاہر کرے گا جنھوں نے سچ بولا، اور وہ ضرور ظاہر کرے گا ان کو

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة، 98/2، رقم: 557.

جو جھوٹے ہیں۔''

حدیث 41

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ: عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللّٰهَ، إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ، فَلَهُ الرِّضَا، وَمَنْ سَخِطَ، فَلَهُ السَّخَطُ .)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زیادہ ثواب بڑی آزمائش کا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو ان پر آزمائش ڈالتا ہے۔ جو راضی رہے اسے رضا ملے گی اور جو ناراض ہوا اسے ناراضی حاصل ہوگی۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

---

[1] سنن ترمذی، کتاب الزھد، رقم: 3396۔ امام ترمذی نے اسے حسن غریب کہا ہے۔

ہر قسمی وائرس سے حفاظتی تدابیر

- صفائی کا خیال رکھتے ہوئے دن میں کئی بار ہاتھوں کو صابن کے ساتھ اچھی طرح دھوئیں اور چہرے اور آنکھوں پر لگانے سے پرہیز کریں۔
- دن میں پانچ بار وضو کرنے سے بھی اس وبا سے بچا جا سکتا ہے۔
- پیشہ وارانہ اور دیگر میل جول میں فاصلہ رکھیں۔
- ہاتھ ملانے، گلے ملنے اور غیر ضروری تقریبات میں جانے سے اجتناب کریں۔
- گلے کو خشک نہ رکھیں تھوڑی تھوڑی دیر تک گرم پانی پیتے رہیں۔ پانی کی جگہ چائے کا استعمال بھی مفید ثابت ہوگا۔
- غیر ضروری اجتماعات ہجوم والے چوک چوراہوں سے اجتناب۔
- غیر ضروری سفر سے پرہیز۔
- ایسے علاقے اور شہر میں مت جائیں جہاں یہ وبا پھیل چکی ہے۔
- اگر آپ بیماری والے علاقے میں موجود ہیں تو وہاں سے مت نکلیں۔
- گھر سے باہر جاتے وقت یا سفر میں منہ پر ماسک ضرور پہنیں۔
- نزلہ و زکام والے مریض سے میل جول سے اجتناب برتیں۔
- ان تمام چیزوں کا کثرت سے استعمال کریں، جو گلے کے لیے مفید ہوں جیسے قہوہ، جوشاندہ، گرم پانی میں شہد، ملٹھی وغیرہ۔
- ان اشیاء کو بکثرت استعمال کریں جو قوت مدافعت کو بڑھاتی ہوں جیسے شہد، کھجوریں وغیرہ۔ کیونکہ اس مہلک وبا سے وہی لوگ متاثر ہو رہے ہیں جن میں قوت مدافعت کم ہے، بچے یا بوڑھے۔
- گرم پانی کے غرارے کریں۔
- گھر میں بند رہیں۔ حکومتی سطح پر کیے گئے Lockdowm کا پاس رکھیں۔
- اللہ سے اپنا تعلق مضبوط کیجیے، اپنے گناہوں کی معافی مانگیے، حرام اور حلال میں تمیز کیجیے، اس کی حدود کو تجاوز مت کیجیے، اور اپنے فارغ وقت میں اپنے اہل و عیال کی اچھی تعلیم و تربیت پر توجہ دینے کے ساتھ ساتھ خود دینی کتب کا مطالعہ لازمی کریں۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الـجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخاری، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذی، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: السـنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السـنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: السـنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صـحيـح مسـلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة الـمـصـابيـح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.